بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

پاکستان میں امامِ کعبہ کی آمد

پچھلے دنوں امام کعبہ شیخ محمد بن عبداللہ السبیل جہلم کی دو روزہ اہل حدیث کانفرنس میں شرکت کے لیے پاکستان تشریف لائے اور وہاں انھوں نے جمعہ کے عظیم الشان اجتماع میں خطاب کیا اور لاکھوں فرزندانِ توحید نے آپکے پیچھے نماز جمعہ ادا کی۔

لیکن افسوس کہ امام صاحب کی اس دفعہ پاکستان میں آمد پر بھی چند کٹھور اور تنگ نظر ملاؤں نے اپنی کم ظرفی اور کج روی کا ثبوت فراہم کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور فی سبیل اللہ فساد برپا کرنے میں پوری طرح مصروف اور مشغول رہے۔

جہلم کانفرنس کے شرکاء امام صاحب کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کا شرف حاصل کرنے والے بے شمار لوگ جب جہلم میں پہنچے تو انھوں نے جہلم کی دیواروں پر ایک رسوا کن اور شرمناک اشتہار چسپاں دیکھا جس میں امام کعبہ کی اقتداء میں نماز کو حرام کہا گیا اور لوگوں کو اس سے باز رہنے کی تلقین کی گئی۔

ہم نہیں جانتے کہ فتویٰ دینے والے بزرگ کا حدود اربعہ کیا ہے لیکن اتنا ضرور جانتے ہیں کہ امت مسلمہ میں ایسے فتنہ پرور لوگوں کی کمی نہیں جو اپنے پیٹ کا ایندھن مہیا کرنے کے لیے اسلام کو اپنا آلہ کار بنانے کی کوشش کرتے اور سادہ لوح لوگوں کو بیوقوف بناتے ہیں اور اپنے اور اپنے کنویں کے مینڈکوں کے سوا سب کو اہلِ باطل اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں مگر اس کے باوجود ہمیں یہ تصور نہ تھا کہ ایسے ایسے کندہ ناتراش اور کینہ و بغض کا شکار لوگ بھی اس دنیا میں پائے جاتے ہیں جو

کائنات کے اشرف ترین مقام کعبہ مکرمہ (زاد اللہ شرفھا) کہ جس کی طرف دنیا کے گوشہ گوشہ میں بسنے والے مسلمان منہ کرکے نماز ادا کرتے ہیں۔ اس کعبہ کی امامت کے منصب جلیل پر فائز ہونے والی شخصیت گرامی کے متعلق بھی ناروا اور نازیبا گفتگو کی جسارت ہی نہیں کر سکتے بلکہ ان کی اقتداء میں نماز کو بھی ناجائز ٹھہرا سکتے ہیں۔

اور یہ تلقین ان مسلمانوں کو کی جا رہی ہے جو بیت اللہ میں حاضری اور اس کی چوکھٹ پہ سر رکھنا اور وہاں کیف آور اور وجد آفریں باجماعت نمازوں میں شرکت اپنا مقصد حیات اور اپنی زندگی کا گراں ترین سرمایہ سمجھتے ہیں۔ اور پھر جہلم کی تاریخ، پوری تاریخ کے سب سے بڑے اجتماع میں لوگوں کی والہانہ شمولیت اور جناب امام کی اقتداء میں جمعہ کی ادائیگی کے لیے ذوق شوق اور جذبات کا تلاطم اس بات کی زندہ نشانی اور گواہی تھی کہ ایسے بدباطن لوگوں کے فتویٰ کی رتی برابر اہمیت اور حیثیت نہیں کہ ہم خود اس بات کے عینی شاہد ہیں کہ شرکاء جمعہ کی اکثریت غیر اہل حدیث بھائیوں پر مشتمل تھی۔

بنا بریں ہمیں افسوس اس قسم کے کوتاہینوں پر نہیں مگر دکھ حکومت کے اہل کاروں پر ہے جو اس قسم کی فتنہ پردازیوں کو دیکھتے اور اس کا نوٹس نہیں لیتے جبکہ امام صاحب کی شخصیت ہمارے ملک میں ایک معزز مہمان کی حیثیت بھی رکھتی تھی اور خود پاکستان کے سربراہ ان سے ذاتی عقیدت و محبت بھی رکھتے ہیں جس کا مشاہدہ ہم نے خود امام اور صدر مملکت کی ملاقات کے دوران کیا اور امام صاحب کی نقل و حرکت کے دوران حکومت کے اہتمام سے بھی ——— کیا جہلم انتظامیہ کے لیے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ اس قسم کی اشتہار بازی کرنے والوں کا شدید نوٹس لیتی اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے والے ان اشتہارات کو دیواروں سے اتروا دیتی؟ اور پھر کیا حکومت کے صوبائی سطح اور قومی سطح کے اہل کاروں نے آئندہ کے لیے اس قسم کے بیہودہ اقدامات کی بیخ کنی کی خاطر کوئی عملی منصوبہ بنایا یا اس کے لیے پروگرام وضع کیا ہے؟

ہمیں امید ہے کہ اس معاملہ پر مٹی ڈالنے کی بجائے اس کا سنجیدگی سے نوٹس لیا جائے گا ———"